دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ١٠٦٩٨ کراچی پاکستان

ای میل:darulifta@gmail.com ویب سائٹ:www.jamiabinoria.net فون:2560300-2560400 فیکس:2564586

سیریل نمبر 6725 نام احمد

فتوی نمبر 42646 پتہ لاہور

تاریخ 8/10/2009 موضوع طلاق

ای میل کاتب خادم حسین

اسلام علیکم میرا مسئلہ طلاق سے متعلق ہے ؟پس منظر کو تفصیل سے بیان کرنے کي وجہ سے مسئلہ تھوڑا لمبا ہوگا،اور میرا خیال ہے کہ پس منظر ہی اس مسئلہ میں سب سے اہم ہے ؟ ور ایک گزارش بھی کہ اس مسئلہ کو اپنی ویب سائیٹ یا رسالہ میں شائع نہ کیجئے گا؟ مسئلہ یہ ہے کہ "ذاکرم میاں" کي شادي تقریباچار سال پہلے "ب نعیم دلہن" سے ہوئی تھی دونوں آپس میں ماموں زاد کزن ہے ں ?"ب نعیم دلہن" شروع سے ہی خوش نہیں، جس کي وجہ یہ ہے کہ وہ کسی اور کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے ؟ تقریباچار سال بعد آخر کار ہوتا یہ ہے کہ "ب نعیم دلہن" اي لڑکے کے ساتھ گھر چھوڑ کر چلي جاتي ہے ?دونوں گھر چھوڑنے کے باوجود موبائل فون سے رابطہ رکھتے ہیں ؟ یہ رابطہ ذیادہ تر "ع ن ماموں" سے رہتاہے ?تقریباسب خاندان والے ایک گھر میں جمع ہوجاتے ہیں ؟ سب گھر والوں کي ترجیح "ب نعیم بیوي" کو واپس گھر بلاناہوتي ہے ،اور اس کے لے ے وہ ہر شرط ماننے کے لے ے تیار ہیں ؟ اپنی منزل پر نپہنچنے کے بعد(جو کہ دوسرا شہر ہے) طلاق کا مطالبہ ہوتاہے ؟ اور یہ مطالبہ وہ لڑکا "ع ن ماموں" سے کرتاہے ?(اب منظر کچھ یوں ہے کہ ایک طرف موبائل پر وہ دونوں موجود ہیں جبکہ دوسري طرف ایک کمرے میں دس بارہ لوگ موجود ہیں جن میں راقم خود بھی موجود ہے)"ع ن ماموں" اس مقصد کے لے ے موبائل فون "ذاکرم میاں" کو پکڑانے سے پہلے چند لوگوں کو گواہ بنانے کا کہتے ہیں ؟ پھر "ب نعیم دلہن" کے ساتھ موجود لڑکے کو اپنے موبائل کا سپیکر کھولنے کے لے ے کہتے ہیں ،تاکہ لڑکي ("ب نعیم دلہن") بھی سن لے ؟ (نوٹ؛"ع ن ماموں" نہیں جانتے تھے کہ طلاق کے لے ے گواہوں کي ضرورت نہیں ہوتي ?) اب موبائل فون "ذاکرم میاں" کے ہاتھ میں آتاہے اور وہ کہتاہے "میں نے تمہیں فارغ کیا? اور تم میري نہیں رہیں" (مونث کا صیغہ) پھر نام لے کر پوچھا "کیا تم نے سن لیا" دوسري طرف سے "ب نعیم دلہن" کي آواز آتي ہے "جي ہاں" ? اس کے بعد موبائل فون واپس "ع ن ماموں" کو پکڑادیاجاتاہے ? (نوٹ؛واقعہ کے بعد اگلے دن پوچھنے پر "ذاکرم میاں" نے بتایا کہ اس نے جان بوجھ کر ایک طلاق دینے کي کوشش کي تھی کیونکہ شریعت میں یہی طریقہ ہے) مگر اس لڑکے کي ابھی تسلي نہیں ہوتي ،اور وہ "ع ن ماموں" سے تین طلاق کا مطالبہ کرتاہے ? چنانچہ "ع ن ماموں" ایک مرتبہ پھر گواہوں کي موجودگي کي بات کر کے موبائل فون پھر "ذاکرم دلہا" کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں جو دوبارہ یہ الفاظ دہراتاہے © "میں نے تمہیں طلاق دي ? میں نے تمہیں طلاق دي" ? اس کے بعد موبائل فون واپس "ع ن ماموں" کو پکڑادیاجاتاہے ?وہ لڑکا کہتاہے کہ اب وہ خوش ہے ? اس واقعہ کے اگلے روز دونوں گھر آجاتے ہیں ? اس طلاق کے واقعہ کے تین دن بعد تک سب کا بشمول "ذاکرم میاں" یہی نظریہ ہوتاہے کہ طلاق ہو چکی ہے ?بیوي کا کچھ سامان (کپڑے وغیرہ) واپس کردیے جاتے ہیں ?لیکن تیسرے دن کے بعد جب غصہ ٹھنڈا ہو جاتاہے ،"ذاکرم میاں" کچھ راہ نکالنے کي سوچتے ہیں اور کچھ دینی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں ?انہیں شک پڑتاہے کہ شاید طلاق واقع نہ ہوئي ہو ? چنانچہ وہ اپنا شک دور کرنے کے لے ے ایک مفتي صاحب کے پاس جاتے ہیں ?(مفتي صاحب مختلف سوالات پوچھتے ہیں ؛موبائل فون کس کے ہاتھ میں تھا اور طلاق کا مطالبہ کس نے کیا تھا) ? آخرکار مفتي صاحب کا کہناہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئي کیونکہ ؛طلاق دینے سے پہلے بیوي کا نام نہیں لیاگیاتھا (بعد میں نام لے کر پوچھا تھا)، جس کي وجہ سے وہ مخاطب نہیں بنی ? پہلي مرتبہ اور پھر دوسري مرتبہ بھی طلاق کا مطالبہ لڑکے نے کیاتھا (لڑکي کي رضامندي شامل تھی) اور سارا وقت بات لڑکا ہی کرتا رہا ? ("ب نعیم بیوي" نے صرف ایک مرتبہ بات کي وہ بھی جب اس سے پوچھاگیاکہ کیا اس نے بات سن لي ? اور اس نے جواب دیا کہ ہاں ?") طلاق کے وقت موبائل فون لڑکي کے ہاتھ میں نہیں تھا ?بلکہ اس دوران موبائل فون لڑکے کے ہاتھ میں رہا ? اس سے یہ نتیجہ نکالاگیاکہ "ذاکرم میاں" نے طلاق اپنی بیوي کو نہیں دي بلکہ وہ سارا وقت لڑکے سے مخاطب رہا ? اب آپ سے پوچھناہے کہ کیا مفتي صاحب صحیح کہہ رہے ہیں ?کیاجو دلائل مفتي صاحب نے دیئے ہیں ان کي وجہ سے طلاق نہیں ہوئي ?

الجواب حامدًا ومصلیًا

واضح ہو کہ وقوعِ طلاق کی صحت کیلئے نہ تو گواہوں کا ہونا ضروری ہے اور نہ بیوی کا نام لینا شرط ہے۔ پس اگر کوئی شخص تنہا بیٹھا ہوا ہو، بیوی بھی سامنے نہ ہو اور وہ صریح یا کنائی الفاظ کے ذریعہ سے طلاق دیدے تو اس صورت میں اسکی طلاق بلاشبہ واقع ہو جاتی ہے لہذا صورت مسؤلہ میں جب شوہر مسمی ذاکرم میاں نے گواہوں کی موجودگی

جاری ہے

میں اپنی بیوی کو مخاطب کر کے تین طلاقیں دیدیں اور اسکی بیوی نے الفاظ طلاق کو سنا ہو یا نہ ہر صورت ان الفاظ سے شخص مذکور کی بیوی پر تینوں طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہو چکی ہے اب رجوع نہیں ہو سکتا اور بغیر حلالہ شرعیہ کے دوبارہ باہم عقد نکاح بھی نہیں ہو سکتا اس لئے میاں بیوی دونوں پر لازم ہے کہ ایک دوسرے سے فوراً علیحدگی اختیار کرلیں اور بیوی ایام عدت گزارنے کے بعد جہاں چاہے دوبارہ عقدِ نکاح کر سکتی ہے۔

جبکہ مولوی صاحب موصوف کا بیان کردہ مسئلہ اصولِ شرعیہ کے خلاف ہونے کی بناء پر قطعاً غلط ہے انہیں بلا تحقیق مسائل شرعیہ میں دخل اندازی سے احتراز لازم ہے۔

وفی الدر: (قال امرأته طالق ولم یسم وله امرأة) معروفة طلقت امرأته استحساناً اھ وفی الشامیة تحت قوله (ولم یسم) الی قوله ولو قال فلانة بنت فلان طالق ثم قال اردت امرأة اخری اجنبیة بذلك الاسم والنسب لایصدق ویقع علی امرأته اھ (ج ۳ ص ۲۹۲)

قال اللہ تعالیٰ: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره اھ (سورة البقرة آیت ۲۳۰)

وفی الصحیح البخاری: قال اللیث عن نافع کان ابن عمرؓ اذا سئل عمن طلق ثلثا قال لو طلقت مرة أو مرتین فان النبی صلی اللہ علیه وسلم أمرنی بهذا فان طلقت ثلثا حرمت حتی تنکح زوجا غیره اھ (ص ۷۹۲ / ج ۲) واللہ اعلم وعلمه اتم

کتبه: خادم حسین عفی عنه
دار الافتاء جامعه بنوریه کراچی
۲۶ شعبان المکرم سنه ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعه [illegible]
۲۷ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

دار الافتاء
۲۲۶۴۶
۹-۹-۲۶

[illegible]
16/9/09